میڈیا کوآرڈینیٹر آفس

جامعہ ملیہ اسلامیہ

نئی دہلی

زبان کسی خاص ثقافت یا قبیلے کی عظیم میراث

زبانی روایت اور زبانی ٹریڈشن پر جامعہ ملیہ اسلامیہ میں منعقدہ سیمینار میں ماہرین کا اظہار خیال

نئی دہلی (پریس ریلیز)

جامعہ ملیہ اسلامیہ میں زمانہ قدیم سے تا ہنوز دنیا کے کچھ حصوں میں چلی آ رہی زبانی روایت اور زبانی ٹریڈشن پر آج ایک دلچسپ سیمینار کا انعقاد ہوا جس میں ماہرین نے زبانی اظہار کو انسان کی ایک عظیم وراثت بتاتے ہوئے اس کے تحفظ پر زور دیا۔

جامعہ ملیہ اسلامیہ کے سینٹر فار نارتھ ایسٹ اسٹڈیز اینڈ پالیسی ریسرچ سینٹر کی جانب سے منعقد اس قومی کانفرنس میں دہلی یونیورسٹی کے اینتھر وپولوجی سیکشن کے پروفیسر ونے کمار شریواستو نے کہا کہ دنیا بھر کے بہت سے قوموں کی طرح ہمارے ملک میں بھی بڑی تعداد میں ایسی قبائلی ذاتیں ہیں جن کا محض بات چیت والی زبان باقی ہے یعنی اس کا لغوی یا تحریری سرمایہ نہیں ہے۔

انہوں نے کہا کہ ہر بات چیت والی زبان کسی خاص ثقافت اور کسی قبیلے کی عظیم میراث ہے جس کی حفاظت ہماری ذمہ داری ہے، اس کو نظر انداز کرنے یا پرے دھکیلنے کے اس کا احترام ہونا چاہیے۔

کمار نے کہا تحریری زبان کے عروج کے بعد بھی زبانی زبان کی بالادستی پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ ایک اچھا ٹیوٹر وہی کہلاتا ہے جو بہتر زبانی بات چیت سے اپنے طلباء سے بہتر رشتے بنا سکے۔

انہوں نے کہا کہ قرآن، وید، اپنشد سمیت زیادہ تر قدیم مذہبی کتابیں زبانی طور پر ہی کئی نسلوں کو منتقل ہوتے رہے ہیں۔

زبانی روایت کو بہت مقدس بتاتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہی وہ چیز ہے جس نے انسان کو اپنے سب سے قریبی چیمپینزی سے الگ کر ترقی یافتہ بنا دیا۔

شعبہ کی ڈائریکٹر ڈاکٹر سیمی ملہوترا نے زبانی ٹریڈشن آف دی ناگاز اینڈ ٹینجبل ہیریٹیج موضوع پر اس کانفرنس کے اپنے ابتدائی خطاب میں کہا کہ زبانی بات چیت کا رواج قدیم عہد سے ہی رہا ہے اور بہت بعد میں تحریری زبان تیار ہو کر مقبول ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ اگر چہ دنیا میں اب بھی بہت سارے قبیلے ایسے ہیں جن کی زبانی زبان زندہ ہے تاہم اسے بچائے رکھنے کی کوشش اس کی بقاء کی ضمانت ہے۔

کانفرنس میں بڑی تعداد میں شمال مشرقی ریاست کے طلباء، اساتذہ، ماہرن زبان اور زندگی کے دیگر شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد نے شرکت کی۔

جاری کردہ:

پروفیسر صائمہ سعید

ڈپٹی میڈیا کوآرڈینیٹر

جامعہ ملیہ اسلامیہ

نئی دہلی